بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
خطبہ ۳۸

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۳۴	۱۸ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۱۲ رجب ۱۳۸۷ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

—۰ ربوہ ۱۷ ؍اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—۰ ربوہ ۱۷ ؍اکتوبر۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو پہلے بلڈ پریشر کی شکایت تھی اس میں تو اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے تاہم ڈاکٹری معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ خون میں شکر معمول سے زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے ضعف محسوس ہوتا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

—۰ مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر کے داماد عبدالمنان صاحب انگلستان میں بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات ۳۶ لاکھ پچاس ہزار روپیہ تک پہنچ چکے ہیں الحمد للہ

اب عہدیداران اور احباب جماعت کو وعدہ جات کی وصولی کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے

تاکہ

جن کاموں کیلئے فاؤنڈیشن کو قائم کیا گیا ہے ان کو جلد سے جلد شروع کیا جاسکے

احباب ان ایام میں خاص طور پر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور جماعت کو بھی ہر شر اور بلا سے محفوظ رکھے آمین

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۳ ؍اکتوبر ۱۹۶۷ء — بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ محترم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گذشتہ جمعہ سے قبل بدھ یا جمعرات کو مجھے فلو کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے سردرد اور طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور گذشتہ جمعہ میں یہاں حاضر تو ہوا ثواب کی خاطر۔ لیکن جمعہ پڑھا نہیں سکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری بہت حد تک دور ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی تک میرے گلے پر کچھ اثر نزلہ کا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے اور بہترین خدمت دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

اس کے علاوہ بعض دوستوں نے

منذر خوابیں

دیکھی ہیں۔ ہماری پھوپھی جان حضرت نواب امۃ الحفیظ صاحبہ نے کراچی میں کوئی خواب دیکھی وہاں سے انہوں نے مجھے ایک خط لکھا جو بعض وجوہات کی بناء پر یہاں دیر سے ملا۔ صبح ہی میں نے وہ خط پڑھا ہے۔ میں وہ خط دوستوں کو سنا دیتا ہوں تا دعا کی تحریک پیدا ہو۔ حضرت پھوپھی جان صاحبہ لکھتی ہیں کہ

"مجھے صبح سے سخت پریشانی ہے آپ دو بکرے ربوہ جاتے ہی اپنا صدقہ کر دیں اور کچھ کھانا بھی غرباء کو کھلوا دیں۔ نیز اپنی جان کی خاص حفاظت بھی کریں اور بزرگانِ سلسلہ کو دعا کی تحریک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو ہمیشہ۔ اور ہمیں کوئی تکلیف نہ دکھائے"

(یہ خط پچھلے ماہ کی ۲۹ تاریخ کا لکھا ہوا ہے)

لَا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا کارساز پروردگار۔ ہمارا محافظ اور ہمیں اپنی امان میں رکھنے والا ہے۔ تدبیر تو کی ہی جاتی ہے۔ صدقہ میں نے دے دیا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہوں گا

جماعت خاص طور پر دعائیں کرے

کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور جماعت کو بھی ہر شر اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

حضرت محترمہ پھوپھی جان کا ایک نواسہ بھی جو عزیزم مرزا نسیم احمد صاحب کا چھوٹا بچہ ہے چند دن سے بیمار ہے کوئی انفیکشن ایسا پیدا ہوا ہے کہ ابھی تک آرام نہیں آرہا۔ کسی دوائی کا اثر نہیں ہو رہا۔ اس عزیز بچہ کو

مسعود احمد صاحب نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

دو چار روز سے ۱۰۵ تک بخار ہو جاتا ہے۔ تمام دوائیوں کے باوجود۔ دوست اس عزیز کے لئے بھی دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا ایک چھوٹا سا عزیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی شفا دے۔ صحت دے اور خادم دین بنائے۔

اب مَیں دوستوں کو

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق

بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کا اعلان ۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ میں ہوا تھا۔ اس جلسہ کی ایک تقریر میں مَیں نے یہ کہا تھا کہ

"اس لئے مَیں دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی تمام مالی قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر بشاشت قلبی کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں بھی دل کھول کر حصہ لیں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے"

اُس وقت مَیں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ لاکھ روپیہ سے کہیں زیادہ رقم جمع ہو جائے گی۔ شروع میں ابتدائی انتظامات پر کافی وقت خرچ ہوا اس کے نتیجہ میں مَیں نے بعد میں کسی موقعہ پر (غالباً گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر) یہ اعلان کیا تھا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال جون کے آخر میں ختم ہوگا اور یکم جولائی سے نیا سال شروع ہوگا۔ پس اس سال کی یکم جولائی سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہے۔ جون کے آخر تک عملاً اور انتظاماً پہلا سال ہی جاری رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے جو خواہشیں ہمارے دل میں پیدا کی تھی کہ اس فنڈ کی رقم ۲۵ لاکھ روپے سے کہیں زیادہ ہو جائے گی۔ اس خواہش کو اس نے محض اپنی رحمت سے پورا کر دیا۔ اس وقت تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے اندرون پاکستان کے وعدے ۲۷ لاکھ ستر ہزار روپیہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون پاکستان کے وعدے ۸ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کے ہیں۔ اس طرح

کل وعدہ جات ۳۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپے تک پہنچ چکے ہیں

یعنی ۲۵ لاکھ سے گیارہ لاکھ ۵۰ ہزار روپے زائد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

بعض دوستوں کے مشورہ سے اور دعا اور فکر کرنے کے بعد مَیں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ان وعدوں کی وصولی تین سال پر پھیلی ہوئی ہوگی۔ دوست ہر سال ایک تہائی اپنے وعدوں کا ادا کریں۔ اس لحاظ سے جون کے آخر تک بارہ لاکھ اور بیس ہزار کچھ سو کی رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو رقم وصول ہوئی ہے وہ تیرہ لاکھ اٹھاسٹھ ہزار کی ہے۔ یعنی ایک تہائی سے زیادہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

مَیں نے بعض تقاریر میں یہ بھی کہا تھا کہ بعض دوست جو دنیا کی نگاہ میں غریب ہیں لیکن ان کے دلوں میں بڑا جذبہ ہے۔ وہ غربت کے باوجود کچھ رقمیں فضل عمر فاؤنڈیشن میں لکھوائیں گے اور

تین سال کا انتظار نہیں کریں گے

بلکہ کسی نے دس روپے کی رقم لکھوائی کسی نے پچاس اور کسی نے سو۔ اور وہ یہ کہے گا کہ میں یہ رقم فوری طور پر ادا کر دوں۔ تا کہ میرے دماغ میں سے یہ بوجھ اُتر جائے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا مقروض ہوں۔ اور مجھے اپنے وعدہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ اس لئے پہلے سال مَیں جیسا کہ میرا اندازہ تھا۔ ایک تہائی سے

ایک لاکھ چالیس ہزار روپے زائد جمع ہو گئے ہیں

ان میں بہت سی ایسی رقوم بھی شامل ہیں کہ بعض مخلص جذبہ رکھنے والے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں سرشار دل وعدہ لکھوانے پر اپنی غربت کے باوجود مجبور ہوئے اور پھر ادائیگی بھی انہوں نے جلدی کر دی۔ اس کے علاوہ کچھ اور دوست بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ باوجود نسبتاً زیادہ مالدار ہونے کے ان کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ وہ ایک تہائی سے زیادہ رقم ادا کر دیں۔

جہاں تک وعدوں کا تعلق ہے۔ ہمارا کام قریباً ختم ہو گیا ہے۔ قریباً مَیں اس لئے کہتا ہوں کہ تھوڑے سے بہت لوگ تو اندرون ملک میں بھی نئے وعدے لکھوائیں گے۔ مثلاً جو احمدی دوست پچھلے سال برسرروزگار نہیں ہوئے تھے۔ وہ اگر اس سال برسرروزگار ہو گئے ہیں۔ تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوگی کہ ہمیں بھی اس فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ تو اس قسم کی رقمیں تو

وعدوں کی شکل میں

بھی ادائیگی کی صورت میں بھی آتی رہیں گی۔ لیکن جہاں تک بحیثیت مجموعی جماعت کا تعلق ہے۔ اندرون پاکستان کے وعدوں کی جو کوشش ہے وہ اب ختم ہو گئی ہے۔ اور اب وصولی کی طرف ہمیں زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔

بیرون پاکستان میں بھی ہماری مخلص جماعتیں ہیں اور باوجود اس کے کہ وہ پھیلی ہوئی ہیں۔ اور بعض جگہ چندوں کی وصولی کا طریق بھی ہم سے مختلف ہے مثلاً افریقہ کے بعض ممالک میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف قبائل کے احمدی مختلف گروہوں میں بیٹھتے ہیں اور

مالی قربانی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش

کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک قبیلہ نے ۵۰۰ پونڈ کی رقم کا وعدہ لکھوایا یا ادائیگی کی اور دوسرے نے ۶۰۰ پونڈ کا وعدہ لکھوایا یا ادائیگی کر دی۔ تو پہلے قبیلہ کا سردار کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ ہماری طرف سے یہ سات سو پاؤنڈ کی رقم وصول کر لیں۔ یہ ان کا طریق ہے۔ اسی طرح وہ اپنے

اپنے چندوں کی رقوم

کو شاید شرح سے بھی زیادہ ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن اس وقت تک ایک حد تک دسارے تو نہیں بعض با شرح چندہ دینے والے بھی ہیں) ان پڑھ قبائل جو نئے نئے اسلام لائے یا اسلام کی تعلیم کو انہوں نے حاصل کیا۔ وہ اس طرح کا بھی

ایک قربانی کی روح کا مظاہرہ

کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو غیرت دلاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو وعدہ لکھوانے کی اتنی عادت نہیں جتنی نقد ادائیگیوں کی ہے۔ اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ بیرون پاکستان میں وعدے اتنے نہیں ہوئے جتنا میرا اندازہ تھا لیکن خدا اگر چاہے (ہمیں دعا کرنی چاہیئے) اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید بھی رکھتے ہیں تو تین سال گزرنے پر بیرون پاکستان کی آمد پندرہ لاکھ سے زائد ہو جائے گی۔ اس وقت تک بیرون پاکستان کے جو وعدے

ہیں وہ آٹھ لاکھ اسّی ہزار کے ہیں (جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے) اور جو ان کی وصولی ہے وہ دو لاکھ باسٹھ ہزار کی ہے یعنی ایک تہائی سے کچھ کم ان کی وصولی ہے اور

اس کی ایک وجہ یہ ہے

کہ بعض ممالک (مثلاً مغربی افریقہ کے بعض ممالک) میں کچھ سیاسی پریشانیاں پائی جاتی ہیں ممکن ہے اس کا اثر ہو یا ہمارے مبلّغوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہ دی ہو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ لیکن مَیں امید رکھتا ہوں کہ ذمّہ دار کارکن اس طرف توجہ دیں گے اور عملاً دو سال جو باقی رہ گئے ہیں تین سال میں سے ان دو سالوں میں وہ اتنی وصولی کر دیں گے کہ بیرون پاکستان کی وصولی پندرہ لاکھ روپیہ سے کم نہ رہے بلکہ اس سے زیادہ ہو جائے۔ اس طرح پر چالیس لاکھ کے قریب یا چالیس لاکھ سے اوپر یہ فنڈ بن جائے گا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے وعدوں کے لئے جدّ وجہد اور کوشش کا زمانہ ختم ہو گیا۔

وصولی کی طرف ہمیں متوجّہ ہونا چاہیئے

اور کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ دوسرے سال میں ایک تہائی نہیں بلکہ جو بقیہ رقم ہے اس کا ۲/۵ جس کو پنجابی زبان میں پنج دوونجی کہتے ہیں وہ رقم وصول ہو جائے اور تیسرے سال صرف ۳/۵ کی وصولی کی کوشش کی ضرورت باقی رہے۔

ہمارا تعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے عارضی تعلق نہیں کہ زمانہ اس کو بھلا دے یا آپ کی یاد کو دھندلا کر دے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ کی توفیق سے جماعت پر بحیثیت جماعت اور لاکھوں افرادِ جماعت پر بحیثیت افراد اپنے زمانہ خلافت میں احسان کی بڑی توفیق ملتی رہی ہے۔ ان احسانوں کو جماعت کے دلوں سے زمانہ فراموش نہیں کر سکتا۔ تو جس محبت کے تقاضا سے مجبور ہو کر ہم نے اس فنڈ کو کھولا تھا۔ اس کے لئے وعدے لکھوائے تھے اور یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم کم از کم ایک تہائی ہر سال ضرور ادا کرتے چلے جائیں گے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس وعدہ میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہو گی اس لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے جو کارکن ہیں انہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ محبت کے سرچشمہ سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی نہر نکلی ہے اور وہ محبت جس وجہ سے پیدا ہوئی وہ عارضی وجہ نہیں تھی بلکہ اس احسان کی وجہ سے جس کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اللہ سے توفیق پائی ایک احمدی کے دل کو آپ رضی اللہ عنہ کی یاد سے ایک مستقل تعلق پیدا ہو چکا ہے۔

پس وہ گھبرائیں تو نہ لیکن کوشش ضرور جاری رکھیں کیونکہ

اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہی سکھایا ہے

ذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر مومنوں کو یاددہانی کرائی جانے کی ضرورت محسوس ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ مومن نہیں ہیں بلکہ جو مومن ہوتا ہے اسی کو ذکر فائدہ پہنچاتا ہے۔ جو مومن نہیں ہوتا اس کو ذکر اور یاددہانی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ غرض ایک طرف اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ذَکِّرْ یاددہانی کراتے چلے جایا کرو۔ دوسری طرف ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ ہمارا ذَکِّرْ کہنا مومنوں کے ایمان کی کمزوری کا اعلان نہیں ہے بلکہ ان کے ایمان کی پختگی کا اعلان ہے کیونکہ مومن ہی یاددہانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو ایمان کے کمزور اور منافق ہیں ان کو جتنی مرضی ہو آپ یاددہانیاں کراتے چلے جائیں ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

غرض فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نظام کو، اس کے کارکنوں کو ذَکِّرْ کے حکم کے ماتحت وصولی کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے اور مَیں

جماعت سے یہ توقّع اور امید رکھتا ہوں

کہ وہ اپنی ذمّہ داریوں کو پہچانتے ہیں۔ اور وہ دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ دعوےٰ محبّت کا تھا مگر عمل اس کے مطابق نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ اوّل تو ہمارے زبانی دعوے ہوتے ہی نہیں لیکن اگر ہمیں کوئی دعویٰ کرنا بھی پڑے تو عمل کے مقابلہ میں بڑے چھوٹے دعوے ہوتے ہیں کیونکہ ہم اپنے مقامِ انکسار اور تواضع کو پہچانتے ہیں اور یہ یقین ہر احمدی کے دل میں ہے کہ جو کچھ توفیق اُسے ملتی ہے وہ اس کے ربّ کی طرف سے ہی ملتی ہے اور وہ جب کوئی قربانی دے رہا ہو تو دوہرے شُکر کے جذبات اس کے دل میں ہوتے ہیں۔ ایک اس لئے کہ اس نے مالی یا جانی۔ یا وقتی یا جذباتی قربانی یا عزّت کی قربانی خدا کی راہ میں دی اور دوسرے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے اُوپر بڑا ہی احسان کیا ہے کہ قربانی دینے کی اُسے توفیق عطا کی۔ پس جس طرح میرے دل میں کوئی گھبراہٹ نہیں ہے کہ دوسرے سال کی معیّنہ رقوم وصول ہوں گی یا نہ ہوں گی بلکہ مجھے یقین ہے کہ جو معیّنہ رقم ہے دوسرے سال کی۔ اس سے زیادہ انشاء اللہ ہمیں وصول ہو گا۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے کارکنوں کو بھی کوئی گھبراہٹ تو نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن مَیں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نظام کو یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اب وعدوں کے حاصل کرنے کی بجائے رقوم کی وصولی کی طرف زیادہ توجّہ دیں کیونکہ

ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے

کہ اس فنڈ کی رقم یعنی جو سرمایہ ہے اس کو خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ جن مقاصد کے پیشِ نظر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام کیا گیا ہے ان کو پورا کرنے کے لئے جس روپیہ کی ہمیں ضرورت پڑے گی وہ اس فنڈ کی آمد سے حاصل کیا جائیگا۔ پس جتنا جلد ہمارے پاس سرمایہ جمع ہو گا اتنا ہی زیادہ ہم اس سے نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ پچھلے چند مہینوں میں جو تھوڑی سی رقوم کمپنیوں کے حصّے لینے پر خرچ کی گئی تھیں اس سے چودہ پندرہ ہزار روپیہ کا نفع خدا تعالےٰ کے فضل سے ہو گیا ہے اور امید ہے کہ اگلے دو چار مہینہ میں اَور نفع ہو گا۔

فنڈ کے سرمایا کو آگے کام پر لگانے کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اور جو محتاط خرچ ہوں ان کا نفع زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ خطرہ مُول نہیں لیا جا سکتا کہ پندرہ بیس فیصدی نفع کی امید پر سرمایہ کو خطرہ میں ڈال دیا جائے اس لئے نہایت محتاط طریق سے سرمایہ لگایا جاتا ہے لیکن اس طرح جو نفع ہوتا ہے وہ تین چار فیصدی سے زیادہ نہیں ہوتا۔ پس اس طرح کچھ آمد ہو گئی ہے لیکن کام تو بہت سے کرنے والے ہیں اور ان کاموں پر خرچ کرنا ہے نفع سے اور نفع ہوتا ہے سرمایہ سے۔ اور سرمایہ کا ۱/۱۰ حصہ آپ نے پہلے سال میں دیا ہے۔ آئندہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے اگر سرمایہ زیادہ آ جائے تو انشاء اللہ اور اس کے فضل سے زیادہ آمد ہو گی۔ اور جن کاموں کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا گیا ہے ان پر جلد سے جلد توجہ کی جا سکے گی

اور ان کے اچھے نتائج نکلنے شروع ہو جائیں گے۔

آخر میں دوستوں کو پھر

دعاؤں کی تحریک کرتا ہوں

مَیں تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ وہ ساری جماعت کو دشمن اور حاسد کے ہر شرّ سے محفوظ رکھے اور اپنے فرشتوں کی پناہ میں رکھے۔ کیونکہ انسان بڑا ہی کمزور ہے۔ پل بھر کا پتہ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت نہ ہو۔ جب تک وہ اپنی امان میں کسی کو نہ لے اس وقت تک دشمن کا ہر وار کامیاب ہو سکتا ہے لیکن اگر اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے تو معجزانہ طور پر اس وجود کی یا اس جماعت کی حفاظت کی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارتیں دی ہیں کہ اس جماعت کو غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے

جس کے یہ معنے بھی ہیں کہ جب تک یہ جماعت اپنے مقصد کو حاصل نہ کرلے اور تمام دنیا میں اسلام کو غالب نہ کرلے اور تمام ادیانِ باطلہ کو اسلام کے دلائل سے شکست نہ دے لے اس وقت تک یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت یا دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی جماعتِ احمدیہ کو مٹا نہیں سکتیں۔ اسلام تو غالب ہو کر رہے گا اور ہم دعا کرتے ہیں اور ہماری انتہائی خواہش ہے کہ جب اسلام دنیا میں غالب آجائے پھر بھی یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور قیامت تک شیطان کے حملوں سے یہ محفوظ رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آجائے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انسان پھر اپنے ربّ کو بھول جائے گا اور یہ زمین اور اس پر بسنے والے مٹا دئے جائیں گے اور قیامت آجائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اب اسلام کا کوئی ایسا سپہ سالار دنیا میں پیدا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور اس کا زمانہ اب شروع ہوا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی تحریرات اس مسئلہ کے متعلق بڑی واضح ہیں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی اسلام کی وہ انتہائی خدمت کرنی ہے اور اسلام کے لئے ان انتہائی قربانیوں کو دینا ہے اور اسلام کی خاطر اس انتہائی جاں نثاری کا نمونہ پیش کرنا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں غالب آنا ہے تو یہ جماعت بحیثیت جماعت یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی امان میں ہے لیکن ہم میں سے ہر ایک کو اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی

یہ دعا کرتے رہنا چاہئیے

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری کسی کمزوری یا غفلت یا خود پسندی کی وجہ سے یا کسی حصۂ جماعت کو ان کی کسی کمزوری یا غفلت کی وجہ سے اپنی حفاظت اور امان سے باہر نہ نکال دے۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ ہر وقت اپنے ربّ سے ڈرتا بھی رہے اور اس کی رحمت پر پوری امید بھی رکھے اور اس کی ذات پر کامل توکّل بھی رکھے۔

پس مَیں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت اور اپنی امان میں رکھے اور جو شرّ اور ابتلاء یا بلا مقدّر ہو تو جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ انذار کی باتیں صدقہ و خیرات اور دعا سے ٹل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حد تک صدقہ و خیرات اور اس حد تک دعا کی توفیق عطا کرے کہ اس کے نتیجہ میں وہ شرّ اور بلاء ٹل جائے اور ہمیشہ ٹلتا رہے اور ہم اس کی امان میں اس کی رحمت کے سایہ تلے اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں اور وہ دن نزدیک تر آجائے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دنیا کی تمام قومیں درود بھیجنے لگیں ۔

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ارشادِ گرامی

" ریاض الصالحین ترتیب کے لحاظ سے ایک بے نظیر کتاب ہے اور بالخصوص بچّوں کی تربیت میں بہت مفید ہے۔ اسی بناء پر مَیں نے بچوں (نوجوانوں) کے لئے جو سکیم بنائی اس میں ضروری قرار دیا گیا کہ ہر طالبِ علم کے پاس تین چیزیں ضروری ہونی چاہئیں۔ ایک قرآن شریف دوسری کشتی نوح تیسری ریاض الصالحین۔

دوسری جگہوں پر اس کتاب کی قیمت بھی زیادہ ہے اور یوں بھی عربی میں ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ کتاب کے بعض فقہی مسائل کو حذف کرکے اس کا ترجمہ ---- چھپوا لیا جائے۔ یہ کتاب نہ صرف بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے بلکہ بڑوں کی اخلاقی حالت کی اصلاح میں بھی بے نظیر ہے۔ اخلاق کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور آیات کا یہ ایسا مجموعہ ہے کہ میرے خیال میں ویسا کوئی اور مجموعہ نہیں ہے۔ بہت ہی بے نظیر کتاب ہے مجھے اتنی پسند ہے کہ مَیں کبھی سفر پر نہیں جاتا مگر اس کو ساتھ رکھتا ہوں"

(الفضل ۱۲ر جنوری ۱۹۳۷ء)

کتاب "حدیقۃ الصالحین" اسی بے نظیر کتاب ریاض الصالحین کا بہت عمدہ اور جامع اختصار ہے۔ ترجمہ، مضامین کی یکجائی اور احادیثِ کلام کے شمول نے اس کو اور بھی مفید اور قابلِ قدر بنا دیا ہے۔ "شعبہ اشاعت وقفِ جدید" نے فائدہ عوام کے لئے اس کی قیمت بالکل معمولی رکھی ہے تاکہ ہر احمدی گھرانہ باآسانی خرید سکے کیونکہ اس کا خریدنا ایک لحاظ سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی ہی تعمیل ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی گھرانے کو اس سعادت کے حاصل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا طاہر احمد

شعبہ اشاعت وقفِ جدید۔ ربوہ

قیادت اشاعت

ماہوار کارگزاری رپورٹ کے قیادت اشاعت کے کالم میں "ماہنامہ انصاراللہ" کی خریداری بڑھانے کے سلسلہ میں بہت کم اندراجات ہوتے ہیں حالانکہ یہ وہ رسالہ ہے جس کو ہمارے محبوب آقا نے بلند پایہ تربیتی رسالہ قرار دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ ہر احمدی گھرانہ کو اس کا خریدار ہونا چاہیئے۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ اس طرف غیر معمولی توجہ فرما کر گزشتہ کمی کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

خاکسار محمد رفیق

اسسٹنٹ مینجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

حقائق قرآن

کتاب اور قرآن

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو "قرآن" اور "کتاب" دونوں الفاظ سے پکارا ہے۔ سورۃ البقرہ میں ہی ذَالِکَ الْکِتَابُ فرمایا ہے۔ یہ کامل ترین کتاب ہے۔ سورۂ حجر میں آتا ہے۔

الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتَابِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝

یہ ایک کامل اور اپنے مطالب کو خود ہی واضح کر دینے والے قرآن کی آیات ہیں۔

قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

مندرجہ بالا آیت میں یہ بتایا ہے کہ میں اس کی حفاظت دو طرح سے کروں گا ایک کتاب کے ذریعہ دوسرے قرآن کے ذریعہ۔ یہاں قرآن کے ساتھ مبین کا لفظ آیا ہے۔ قرآن مجید میں بارہ جگہ پر کتاب کی صفت مبین آئی ہے۔ اور دو جگہ پر قرآن مجید کے ساتھ مبین کے الفاظ آئے ہیں۔ کتاب کی صفت کے ساتھ مبین کی صفت مندرجہ ذیل سورۃ میں آئی ہے۔

(۱) مائدہ (۲) ہود (۳) انعام (۴) یونس (۵) سباء (۶) نمل (۷) شعراء (۸) قصص (۹) یوسف (۱۰) زخرف (۱۱) دخان

کتاب اور قرآن کے الفاظ استعمال کرکے دراصل بتا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت دو طرح ہوگی۔ اول تحریر کے ذریعہ دوم حفظ کے ذریعہ۔

پیشگوئی اور مسلمانوں کو نصیحت

قرآن مجید میں بارہ جگہ کتاب کی صفت کے طور پر مبین کا لفظ آیا ہے۔ گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کتابت کے ذریعہ زیادہ ہوگی۔ قرآن مجید سے تحریر کی صورت میں فائدہ اٹھانے والے لوگ زیادہ ہوں گے۔ اور حفظ کرنے والے ان کی نسبت کم ہوں گے۔ اس میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ چونکہ آئندہ قرآن مجید کی تحریر کے ذریعہ زیادہ حفاظت کی جائیگی اس لئے مسلمانوں کو زیادہ علم حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

قرآن مجید کی فضیلت

یہ قرآن مجید کی ہی صفت ہے کہ اس کی یہ دونوں صفات ہیں۔ یعنی کتاب بھی اور قرآن بھی۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی کتاب بھی اور قرآن بھی۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں جس کی حفاظت دونوں طرح سے کی گئی ہے۔ یعنی تحریر کے ذریعہ سے بھی اور حفظ کے ذریعہ سے بھی اور یہ حفاظت کا مکمل ترین طریق ہے جو اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے اور یہ تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت بھی ہر طریقہ اختیار کیا گیا۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی اس کی کتابت شروع ہوگئی اور اسی وقت سے لوگوں نے حفظ کرنا شروع کیا اور بکثرت حفاظ موجود تھے جو آیت کے اترتے ہی اس کو حفظ کر لیتے تھے بلکہ اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ کب کوئی آیت اترے اور وہ اس کو یاد کریں۔ اور اس کے احکام پر عمل کریں۔

جن سورتوں کے شروع میں کتاب مبین کے الفاظ آتے ہیں۔ ان میں ان انبیاء کا ذکر ہے۔ جن کے زمانہ میں کتابت کا رواج تھا۔ مثلاً سورۂ نمل میں کتاب کے ساتھ مبین کے الفاظ آئے ہیں۔ اور اس سورۃ میں حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ان انبیاء کے زمانہ میں لکھنے کا رواج زیادہ تھا[۲]

۲ اور حفظ سے بہت کم کام لیا جاتا تھا۔ اس کے مقابل میں سورۂ حجر میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت لوط علیہ السلام اور اصحاب الایکۃ اور قوم صالح کا ذکر ہے۔ اور ان کے زمانہ میں تحریر کا رواج کم تھا۔ اور لوگ حفظ سے زیادہ کام لیتے تھے

(ملک رفیق احمد ربوہ)

پیدا کرو

اپنے دل میں کچھ نصیحت کا اثر پیدا کرو
کھو دیا ہے جس کو تم نے وہ گہر پیدا کرو

تم پہ آخر کب تلک طاری رہے گا یہ جمود
جس سے ہو طوفاں بپا ایسا شرر پیدا کرو

خوبیاں مانا ہزاروں ہیں تمہاری ذات میں
خامیوں کو بھی پرکھنے کی نظر پیدا کرو

کچھ تو ہو تم کو بھی پندارِ محبت کا خیال
کچھ تو اپنے دل میں تم اللہ کا ڈر پیدا کرو

کارواں اب تو چلیں گے آپ ہی رستے پہ سب
ہو چکا منزل تعین راہگذر پیدا کرو

ظلمتوں میں روشنی کے کل تھبی ہو گے نشاں
اہلیت اس کی ذرا خود میں مگر پیدا کرو

مٹ نہیں سکتے بجز اشکوں کے یہ ہرگز کبھی
دل کے داغوں کے لئے تم چشمِ تر پیدا کرو

تم کو قسمت پر قناعت ہو نہیں سکتی کبھی
کہکشاں سے بھی جو ہو اونچی گذر پیدا کرو

پھر نہیں ہونگے کبھی خورشید یہ لمحے نصیب
خود کو پہچانے جو وہ ذوقِ نظر پیدا کرو

(مبشر خورشید انسٹکٹر گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۳؍۷ ۴۸ء)

(مینجر الفضل ربوہ)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یومِ جمعہ کی فرضیت

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ھُرْمُزَ الْاَعْرَجَ مَوْلٰی رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ۔

(ترجمہ) ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا۔ کہا شعیب نے ہمیں بتایا۔ کہا۔ ابوالزناد نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے ان کو بتایا جو کہ ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انھوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا۔ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ ہم سب سے پیچھے آنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی۔ پھر یہی اُن کا وہ دن ہے جو اُن پر فرض کیا گیا تھا۔ تو انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا اور اللہ تعالےٰ نے اس میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ پس لوگ اِس میں ہمارے پیچھے ہیں۔ یہود کا دن کل ہے اور نصاریٰ کا پرسوں۔

(تشریح) بعض فقہاء نے اس کو عیدین کی طرح فرض کفایہ گردانا ہے ان کا حدیث اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ عِیْدًا" سے یہ مسئلہ استنباط کرنا قرآن مجید کے مذکورہ حکم کی موجودگی میں ساقط الاعتبار ہے ارشادِ خداوندی فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کی تفصیل سے درحقیقت صیغہ امر کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اس استدلال کی تائید میں مندرجہ ذیل حدیث سے بھی استنباط کیا گیا ہے ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ ان الفاظ میں جمعہ کی فرضیت کا صراحتاً ذکر ہے۔ جمعہ کو عید قرار دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عیدین کے تمام احکام بھی اس پر عائد ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر کی نسبت فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا" میری قبر کو عید نہ بنانا۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ بُت پرستوں کی تقلید میں اس کی پوجا نہ کی جائے۔ بعض نے مذکورہ بالا آیت سے جو مدنی سورۃ کی ہے یہ اخذ کیا ہے کہ جمعہ پہلے پہل مدینہ میں فرض ہوُا تھا مگر آیت کے الفاظ اس کے متحمّل نہیں بلکہ اِس کے برعکس سیاقِ کلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جمعہ اس سورۃ کے نازل ہونے سے پہلے بھی پڑھا جاتا تھا اور بعض لوگ اس میں سُستی کرتے تھے اس لئے اس میں تاکیداً نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اذان سُنکر فوراً حاضر ہو جایا کریں۔ آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ میں اَلصَّلٰوۃ کا الف لام عہدی ہے جو معہود ذہنی پر دلالت کرتا ہے یعنی وہ نماز جو لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہے اور وہ اسے اچھی طرح جانتے ہیں کہ جمعہ کے دن کونسی نماز ہے جس میں مستعدی کے ساتھ حاضر ہونے کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ محمد بن سیرینؒ سے مروی ہے کہ اسد بن زرارہؓ نے ہجرت سے پہلے انصارؓ کو اکٹھا کرکے نماز جمعہ پڑھی (فتح الباری) اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت سے پہلے بھی جمعہ پڑھا جاتا تھا۔ مؤرخینِ اسلام نے صراحتاً سے ذکر کیا ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ کی طرف آ رہے تھے تو راستے میں ہی جمعہ آ گیا۔ اور آپؐ نے بنی سالم بن عوف کی بستی میں جمعہ پڑھایا۔ اِس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ جمعہ کے نزول سے بہت پہلے آپ کو نماز جمعہ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا تھا۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان جبرو تشدد کا تختہ مشق تھے اور مدینہ منورہ میں وہ آزاد تھے۔ آپؐ نے حالات کو مدّنظر رکھا۔ اور چونکہ اس وقت تک فَاسْعَوْا کا حکم بالصراحت نازل نہیں ہوُا تھا اس لئے مکہ مکرمہ میں تکلیف مالایطاق میں نہیں ڈالا گیا۔ رہا یہ سوال کہ مکّی سورتوں میں نماز جمعہ کی نسبت کہاں حکم ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ دراصل ظہر ہی کی نماز ہے پانچ نمازوں کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں۔ اور ان پانچ نمازوں کی فرضیت قرآن مجید سے واضح ہے۔ نماز جمعہ کی باقی خصوصیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح قرآن مجید سے مستنبط فرمائیں یا وحی خفی کی تجلّی سے آپؐ کو معلوم ہوئیں جس طرح کہ پانچ نمازوں سے متعلق دوسرے احکام۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ مدینہ والوں نے خود بخود اپنے اجتہاد سے عروبہ کے دن نماز جمعہ تجویز کر لی تھی۔ اور ان کی تجویز کے مطابق اسد بن زرارہؓ جیسے جلیل القدر صحابی نے جمعہ پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ صحابہ کرامؓ تو معمولی معمولی باتوں میں بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھے بغیر قدم نہ اٹھاتے تھے چہ جائیکہ شریعت کے احکام میں کمی یا زیادتی۔

آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ کے معنی یہ ہیں کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی ندا سُنکر اس کا عملی جواب دینا فرض ہے۔ فَاسْعَوْا کا ارشاد اس فریضہ کی تعمیل کے بارہ میں تاکید مزید ہے۔ لفظ اَلسَّعْیُ کے معنی کام کاج۔ کاروبار میں مشغولیت اور جدوجہد۔ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ کا یہ مفہوم ہے کہ جیسا دنیوی مشاغل کے لئے اہتمام اور جدوجہد ہو ویسا ہی اہتمام اور جدوجہد نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ہونا چاہیئے۔

انتباہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفرِ یورپ سے واپسی پر)

نوائے عاشقانہ اہلِ یورپ کو سُنا آئے
مئے اسلام کا لبریز پیمانہ پلا آئے

دلِ بے نُور کو انوارِ عرفانی دکھا آئے
فرنگی عقل کو اسرارِ روحانی دکھا آئے

خدا کے باغیوں کو انتباہِ آخری دے کر
مسیحِ وقت کی جو پیشگوئیاں ہیں سُنا آئے

ہزاروں سال سے وہ سو رہے تھے خوابِ غفلت میں
اٹھے بیدار دل اک مرد اور ان کو جگا آئے

محمدؐ کی غلامی دوجہاں کی بادشاہی ہے
انہیں یہ زندگی کا بیش قیمت گر بتا آئے

عصائے موسوی نے توڑ ڈالا سحرِ لادینی
غضب کا معجزہ ہے ان کو سجدوں میں گرا آئے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے یورپ کے "ہمہ دانو!"
تمہیں اے غافلو! خود ناصرِ احمد جگا آئے

ستاروں تک پہنچنے کی تمہاری کوششیں برحق
نہ پہنچے ان کے خالق تک تو پھر دُنیا میں کیا آئے

خدا کی سمت آجاؤ اسی میں زندگانی ہے
بچانے کو تمہیں کشتی لئے وہ ناخدا آئے

دلِ دردآشنا سیماب سا دائم تڑپتا ہے
ازل سے ہم تو بس اے شوق آتش زیرِ پا آئے

(عبدالحمید خان شوقؔ)

مستشرقین کے اعتراضات کے جواب

کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی نہ تھے

بعض مغربی مستشرقین یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ آپ نبی الامی تھے۔ اور باوجود امّی ہونے کے بے نظیر کلام پیش کیا صحیح نہیں۔ چنانچہ پادری ریورنڈ ویری جو مشہور مستشرق ہے لکھتا ہے:۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ علیؓ کے ساتھ ایک گھر میں پل کر علی تو تعلیم پائے گر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تعلیم نہ پائیں۔ کیا یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ سالوں تک اہم تجارتی کام کرنے کے باوجود انہیں لکھنا پڑھنا نہ آتا ہو۔ آپ نے معاویہؓ کو جو آپ کے کاتب تھے کو آخری دنوں میں ہدایت دی کہ س کے دندانے واضح کرو اور ب کو لمبا کرو۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پڑھے لکھے تھے۔ وفات سے قبل قلم دوات کا منگوانا بھی آپ کے پڑھے لکھے ہونے پر دلیل ہے۔ قرآن میں جو امی کا لفظ آپ کے لئے آتا ہے اس سے دھوکہ لگ گیا اور قرآن کریم کو معجزہ مان لیا گیا۔

جواب:۔ معترض کا یہ اعتراض تاریخ اور حقائق سے آنکھیں موند لینے کا نتیجہ ہے اور قرآن کریم کے اعجاز کو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رکھنے کی ناکام کوشش ہے۔ قرآن کریم کے معجز نما کلام اور بے مثل کلام ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے جبکہ یہ کلام خدا تعالےٰ نے ایک امی نبی پر عربی زبان میں نازل کیا اس زبان میں جس میں فصاحت و بلاغت کا دعویٰ کرنے والے بھی سینکڑوں موجود تھے لیکن خدا تعالےٰ کی اس تحدی اور چیلنج کا جواب نہ اس وقت کسی نے دیا اور نہ آئندہ کسی کو طاقت ہو سکتی ہے کہ

وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ
وَادْعُوْا شُہَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ
تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ
اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔

ترجمہ: اگر تم اس کلام کے بارہ میں کسی قسم کے شک کے بارہ میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو اگر تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورۃ ہی لے آؤ اور اپنے تمام مددگاروں کو سوائے اللہ تعالےٰ کے اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور خوب جان لو کہ تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو پھر اس آگ سے بچو جس کا ایندھن (تم جیسے) انسان اور پتھر ہوں گے۔ اور جو ایسے کافروں کے لئے ہی تیار کی گئی ہے۔

خدا تعالےٰ کا یہ چیلنج آج تک اور آئندہ بھی شک کرنے والوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اگر رسول کریم امی نہ تھے اور یہ کلام انہوں نے بذات خود پیش کیا تو تم بھی تو فصاحت و بلاغت کے دعوے دار ہو تم بھی اس قسم کا کلام لاکر دکھاؤ۔

یہ کہنا کہ حضرت علیؓ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکٹھے ایک ہی گھر میں پرورش پائی صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی آپ سے کم از کم ۲۹ سال چھوٹے تھے اور جب وہ پیدا ہوئے ہیں آپ حضرت خدیجہؓ سے شادی کرکے آپ کے گھر میں تشریف لے جا چکے تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ حضرت ابو طالب غریب ہیں تو آپ ازراہ ہمدردی حضرت علی کو اپنے گھر لے آئے اور اپنی زیر نگرانی ان کی پرورش شروع کردی اور اس اعلیٰ نگرانی کے زیر اہتمام حضرت علی نے پڑھنا لکھنا سیکھ لیا۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ چونکہ آپ نے حضرت علی کو تعلیم دلوائی اس لئے آپ نے بھی تعلیم حاصل کی ہوگی۔ کیونکہ تعلیم دلانا مربی کے شوق اور زمانہ کے حالات پر منحصر ہے آپ کے چچا اور دادا کے زمانہ میں علم سیکھنے سکھانے کا شوق نہیں تھا بلکہ عرب اسے ناپسند کرتے تھے کیونکہ انہیں اپنے حافظے پر ناز ہوتا تھا۔ لیکن آپ کو اس بات کا شوق تھا کہ لوگ پڑھنا لکھنا سیکھیں اس لئے حضرت علی نے بھی اوائل میں ہی پڑھنا لکھنا سیکھ لیا اور بعض اور صحابہ نے بھی پڑھنا لکھنا سیکھا مثلاً حضرت عمر نے مدینہ جاکر عبرانی سیکھی۔ (الایام فی خلفاء الاسلام صفحہ ۱۹۶)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی نے آپ کے ہاں پرورش پائی تھی نہ کہ آپ نے ان کے ہمراہ چچا کے گھر۔

تجارتی کاموں کا کرنا بھی پڑھنے لکھنے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ آج بھی ایسے لوگ بکثرت مل سکتے ہیں جو ا۔ ب سے نابلد ہونے کے باوجود اپنی خداداد فراست اور عقل مندی کے نتیجہ میں تجارتی امور بہترین طریق سے سرانجام دے لیتے ہیں اس زمانہ میں تو ہزاروں تاجر ہوئے تھے اور قافلوں کے قافلے تجارت کے لئے جاتے تھے اور وہ سب ان پڑھ تھے۔ روایات سے تو یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ تجارتی کاموں میں مدد کے لئے حضرت خدیجہ نے ایک میسرہ نامی غلام کو آپ کے ہمراہ کردیا تھا جو پڑھا لکھا تھا دریں حالات آپ کا امی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

باقی رہا آپ کا حضرت معاویہ کو س کے دندانے اور ب کو لمبا کرکے لکھنے کی تاکید تو ایک شخص جو ایک عرصہ سے قرآن کو لکھانے کا تجربہ رکھتا ہو اس کے لئے یہ ہدایت دینا بعید از قیاس نہیں جبکہ یہ بھی عین ممکن ہے کہ آپ نے کسی سے قرآن کریم سنا ہو جیسا کہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ پڑھوا کر سنا کرتے تھے تاکہ صحتِ کتابت کا علم حاصل ہو سکے۔ اور پڑھنے والا کہیں رکا ہو اور اس نے س کے دندانوں اور ب کے واضح نہ ہونے کی شکایت کی ہو اور آپ نے اس کے بعد اس کے بارے میں ہدایت فرمائی ہو قرآن کریم کو دوسروں سے پڑھوا کر سننا ہی بتلا رہا ہے کہ آپ پڑھ نہ سکتے تھے اگر پڑھنا جانتے تو کاتب رکھنے اور دوسروں سے پڑھوانے کی کیا ضرورت تھی یوں بھی حضرت معاویہ والی روایت ثقہ نہیں۔

یہ کہنا کہ آپ نے قلم دوات منگوائی اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ پڑھنا لکھنا جانتے تھے آپ تو تمام عمر ہی قلم دوات منگواتے رہے تا قرآن کریم لکھوائیں۔ ہجرت کے سفر میں بھی اسی غرض کے لئے قلم دوات آپ کے پاس موجود تھی۔ پھر مدینہ میں جاکر جو خطوط بادشاہوں کو لکھے گئے اُس پر بھی آپ کی مہر لگائی جاتی تھی۔ آپ نے کہیں دستخط نہیں فرمائے یہ بات بھی آپ کے امی رسول ہونے کا بیّن ثبوت فراہم کرتی ہے باقی یہ کہنا کہ اس زمانہ میں پڑھے لکھے لوگ کاتب رکھتے تھے زمانہ بنو عباس میں تو یہ تصور صحیح ہو سکتا ہے مگر زمانہ جاہلیت دور نبوت میں نہیں۔ کیونکہ سارے مکہ میں ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس قسم کے علماء ہوتے تھے جو کاتب رکھتے تھے۔ صرف ایک عالم ورقہ بن نوفل کا ذکر تاریخ میں آتا ہے جن کا کوئی کاتب نہ تھا۔ اسی طرح جبرائیل کا یہ کہنا کہ اقراء۔ (تو پڑھ) بھی اس بات پر دلیل نہیں ہو سکتا کہ آپ پڑھے لکھے تھے۔ کیونکہ جبرائیل لکھی ہوئی کوئی چیز نہ لائے تھے اور دوسرے اقراء کے معنے کسی کی بات کے دہرانے کے بھی ہیں جو یہاں صادق آتے ہیں۔

(اقبال احمد نجم ربوہ)

ضروری اعلان برائے نمائندگان سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

اجتماع پر آنے والی تمام نمائندگان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ آتے وقت اپنے ساتھ جنس یعنی آٹا۔ دالیں۔ چینی چائے میں سے جو چیز آسانی سے لا سکتی ہوں لیتی آویں۔ نیز گلاس پلیٹیں اور دستر خوان میں سے بھی جو چیز لا سکیں اپنے ہمراہ لائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب صادق بنگالی ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ (سورۃ حج ع ۵)

یعنی یاد رکھو کہ قربانیوں کا گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک لطیف اور عمدہ مضمون بیان فرمایا اور بتایا ہے کہ ظاہر قربانی کا گوشت پوست خدا تک نہیں پہنچتا بلکہ اس میں مضمر نیت خدا تعالیٰ تک پہنچتی ہے جس نیت کے ساتھ وہ قربانی دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس نیت کے مطابق اس قربانی کرنے والے کو ثواب عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی تمام مخفی اور پوشیدہ باتوں سے واقف ہے اور کسی کا راز اور بھید خدا تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی لئے جب کبھی کوئی کام کیا جائے تو اس بارے میں صحیح نیت اور ارادہ کیا جائے کیونکہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور اسی کے مطابق مرنے کے بعد حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ انسان کی ظاہری مال و دولت جاہ و حشمت کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی وہ جسموں اور صورتوں کو دیکھتا ہے بلکہ وہ انسان کے دلوں کو دیکھتا ہے اور جس طرح وہ نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کے مطابق اس کو ثواب بھی عطا کرے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور شکلوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے (صحیح مسلم نے اسکو روایت کیا ہے)

حدیث میں آتا ہے کہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔ متفق علیہ

یعنی ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے اگر ہجرت سے مقصود خدا اور رسول تک پہنچنا ہے تو اس کی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہے اور اگر ہجرت دُنیا کی غرض کے لئے ہے یا کسی عورت کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہے جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے اگر کسی شخص کی دُنیا کمانے کی نیت ہو تو اسکو اسی نیت کے مطابق جزا دی جائے گی اور اگر کسی شخص کی نیت اللہ تعالیٰ اور آپ کے رسول کو پانے کی ہو تو اس کو نیت کے مطابق اجر دیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ میں ایسے لوگ بھی رہ گئے ہیں جو اس سفر میں نہ تو ہمارے ساتھ چلے ہیں اور نہ ہی کسی وادی کو عبور کیا ہے مگر وہ اجر میں ہمارے ساتھ شریک ہیں کیونکہ ان کو عذر اور بیماری نے ہمارے ساتھ جانے سے روکا ہے۔ اس روایت میں یہی امر بیان ہوا ہے کہ وہ اصحاب جو مدینہ میں کسی جائز عذر کی بناء پر رہ گئے ہیں اور وہ جنگ میں شریک نہ ہو سکے وہ ہمارے ساتھ ہمراہ نہ ہونے کے باوجود ہمارے ساتھ ہیں کیونکہ ان کی نیت ہی تھی کہ وہ جنگ میں شریک ہوں مگر وہ مجبور رُک گئے ہیں۔ اس لئے وہ ثواب سے محروم نہیں ہوئے بلکہ پورے طور پر ثواب میں شامل ہوں گے۔ کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ایک اور حدیث میں لطیف اور عمدہ رنگ میں اسبارے میں روایت آئی ہے کہ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو شجاعت دکھانے کے لئے لڑائی کرے اور ریاکاری اور دکھاوے کیلئے لڑائی کرے اور جو ننگ و عار کی وجہ سے لڑائی کرے۔ ان تینوں میں سے کون کی راہ میں جہاد کرتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو اس غرض کے لئے جہاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہی دراصل اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

اس سے بھی صاف ظاہر ہوگیا کہ ریاکاری اور محض شجاعت دکھانے کے لئے جنگ کرنے سے انسان ثواب کا مستحق قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ صحیح نیت کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا۔ ان روایات سے واضح ہو جاتا ہے کہ ظاہری جاہ و حشمت اور وجاہت مال و دولت کے حصول سے حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ صحیح ارادہ اور صحیح نیت سے کام کرنے سے ہی خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کے گھر کے پاس سے گذر رہے تھے جو کہ اپنا ایک مکان بنانے میں مصروف تھے حضور علیہ السلام نے اس صحابی سے پوچھا کہ تم اس مکان میں کھڑکی کس غرض کے لئے بنا رہے ہو اس پر اس نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑکی اس لئے بنا رہا ہوں تاکہ اس کے ذریعہ سورج کی دھوپ اور اس کی روشنی اندر آئے اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر تم یہ کہتے اور یہ نیت کرتے کہ میں یہ کھڑکی اس لئے بنا رہا ہوں تاکہ اس کے ذریعہ اذان کی آواز آئے تو تمہیں ثواب ملتا غور کیجئے کہ اس چھوٹے سے عمل میں اگر نیت نیک ہوتی تو کتنے عظیم الشان ثواب کا حامل وہ شخص ہو سکتا تھا۔

اسی طرح ایک اور روایت آتی ہے کہ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ (بخاری و مسلم نے روایت کی)

حضرت ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ فرمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر آپس میں مقابلہ کریں تو دونوں دوزخی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قاتل دوزخی ہو تو ٹھیک ہے لیکن مقتول کے دوزخ میں جانے کی کیا وجہ ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کے قتل کا ارادہ اور نیت رکھتا تھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محض ذاتی عناد و دشمنی کی وجہ سے مشتعل ہو کر دو مسلمانوں کا تلوار نکال لینا اور ایک دوسرے کے مقابلہ کے تیار ہو جانا ایسا گناہ ہے جس کے نتیجہ میں وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صرف نیت کی وجہ سے انسان جنت کا وارث بن جاتا ہے اور اس کے مقابل بدنیت اور حرص کی وجہ سے انسان دوزخ کا ایندھن بن جاتا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح نیت اور صحیح جذبہ سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تین نئے علمی مقابلے

امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر تین نئے علمی مقابلے ہونگے ان کی تفصیل یہ ہے

١۔ اذان کا مقابلہ ٢۔ نظم کا مقابلہ۔ اس میں حضرت مسیح پاکؑ کی نظم سے "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" کے ابتدائی پانچ شعر سنانے ہوں گے

٣۔ عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے زیادہ سے زیادہ اشعار صحیح تلفظ و ترجمہ کے ساتھ زبانی سنانے کا مقابلہ

خدام ابھی سے ان نئے علمی مقابلہ جات کی تیاری کریں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء نمائندگان شوریٰ (٢٧-٢٨-٢٩ اکتوبر ١٩٦٧ء) کے اسماء سے جلد مطلع فرمادیں

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے

بارھویں سالانہ اجتماع کا پروگرام

۲۷ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک اجلاس اوّل

۳-۰۰ تا ۳-۰۸	تلاوت قرآن مجید	مکرم حافظ مسعود احمد صاحب
۳-۰۸ تا اختتام تقریب	عہد و افتتاح و دعا	سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰ منٹ	درس قرآن مجید	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۸ منٹ	درس حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۸ منٹ	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف
۴ منٹ	تفریحی مجلس	
۵-۴۰ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس دوم

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن مجید	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
۷-۴۰ تا ۸-۴۰	سالانہ رپورٹ	قائدین مرکزیہ رپورٹ پیش کریں گے
۸-۴۰ تا ۹-۴۰	مجلس شوریٰ	
۹-۴۰ تا ۹-۵۵	قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

شب بخیر

۲۸ر اکتوبر بروز ہفتہ اجلاس سوم

۴-۳۰ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	
۵-۰۰ تا ۵-۲۵	نماز فجر	
۵-۲۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید	مکرم مولوی ظہور حسین صاحب
۵-۵۰ تا ۷-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	
۷-۰۰ تا ۹-۰۰	ناشتہ وغیرہ	

اجلاس چہارم

۹-۰۰ تا ۹-۱۰	تلاوت قرآن مجید	مکرم حافظ شفیق احمد صاحب
۹-۱۰ تا ۹-۲۰	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۹-۲۰ تا ۹-۳۵	درس قرآن مجید	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب
۹-۳۵ تا ۹-۴۷	درس حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب
۹-۴۷ تا ۱۰-۰۰	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۵	صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاں نثاری اور وفاداری	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۰	درازئ عمر کے اصول	مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۰	تحریک ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۴۷	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۰-۴۷ تا ۱۱-۴۷	انعامی تقریری مقابلہ	

نوٹ:۔ ہر تقریر کے لئے پانچ منٹ کا وقت مخصوص ہوگا

عنوانات:۔

۱۔ نماز باجماعت کی اہمیت و ضرورت

۲۔ خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں ہمارے فرائض

۳۔ تحریک تعلیم القرآن کی اہمیت

۴۔ اسلام کی فتح اور غلبہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے وعدے اور ہمارا فرض۔

۵۔ تربیت اولاد کیلئے نیک نمونہ کی ضرورت و اہمیت۔

منصفین

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب

مکرم بابو شمس الدین خانصاحب

مکرم چوہدری انور حسین صاحب

۱۱-۴۷ تا ۱۲-۳۷	سوال و جواب	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب جواب دیں گے
۱۲-۳۷ تا ۲-۳۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام	

اجلاس پنجم

۲-۳۰ تا ۲-۴۰	تلاوت قرآن	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۲-۴۰ تا ۲-۵۰	نظم	مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب
۲-۵۰ تا ۳-۰۵	درس قرآن مجید	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب
۳-۰۵ تا ۳-۲۰	روحانی سلسلوں میں نقطۂ مرکزی	مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی
۳-۲۰ تا ۳-۳۵	برکاتِ خلافت	مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
۳-۳۵ تا ۳-۵۰	تمام بزرگیاں نبوت و خلافتِ راشدہ	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری
۳-۵۰ تا ۴-۰۵	کبر و نخوت اور روحانیت	مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ
۴-۰۵ تا ۴-۳۵	اطاعتِ امام از روئے اقوالِ بزرگانِ سلف	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات اور ان کے اثرات۔	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۴-۳۵ تا ۵-۳۵	تفریحی و ورزشی مقابلہ جات	
۵-۳۵ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس ششم

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوتِ قرآن مجید	مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی
۷-۴۰ تا ۷-۵۵	تقسیم انعامات	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ
۷-۵۵ تا ۹-۳۰	شوریٰ	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ یورپ کے متعلق تاثرات اور حضور کے لئے دعا کی تحریک	مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

شب بخیر

۲۹ر اکتوبر بروز اتوار اجلاس ہفتم

۴-۳۰ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	
۵-۰۰ تا ۵-۲۵	نماز فجر	
۵-۲۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید	مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۵-۵۰ تا ۷-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	
۷-۰۰ تا ۹-۰۰	ناشتہ وغیرہ	

اجلاس ہشتم

۹-۰۰ تا ۹-۱۰	تلاوتِ قرآن مجید	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۹-۱۰ تا ۹-۲۰	نظم	مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب
۹-۲۰ تا ۹-۳۵	سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض	مکرم شیخ محمد حنیف صاحب
۹-۳۵ تا ۹-۵۰	مقام عبودیت از روئے قرآن مجید	مکرم مرزا عبدالحق صاحب
۹-۵۰ تا ۱۰-۰۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو نصائح	مظہر
۱۰-۰۵ تا ۱۰-۱۵	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۰	نظام سلسلہ کی اہمیت	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۵	خلافتِ راشدہ کے تقاضے	مکرم مولانا غلام احمد صاحب، فرخ
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۰۰	منکرین خلافت کے اعتراضات کے جوابات	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۲۰	خلافتِ راشدہ اور تجدید و احیائے دین	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۳۰	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۱-۳۰ تا اختتام تقریب	خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، عہد و دعا	

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نوٹ:۔ (۱) صدر مجلس کی منظوری سے پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے

(۲) اجتماع پرائیویٹ ہے اور ایک پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تبصرہ

پارہ جات مترجم ـــــ بطرز جدید

مرتبہ

عبدالرحمٰن ابن احمد - مولوی فاضل

شائع کردہ

ادارہ ترجمۃ القرآن بطرز جدید۔ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخان

ہمارے سامنے اس وقت ادارہ متذکرہ بالا کی طرف سے طبع شدہ پانچ پارے اوّل دوم۔ سوم۔ چہارم اور پنجم زیر تبصرہ ہیں۔ مرتب نے نہایت محنت اور اخلاص سے یہ عظیم کام شروع کیا ہے۔ کتابت طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ ظاہری حسن کے ساتھ ہی اس کی باطنی خوبی قابل داد ہے۔

ہر آیت کے الفاظ کا ترجمہ پہلے اجزاء وار درج کیا ہے۔ جسے ہر مبتدی بڑی آسانی کے ساتھ اذبر کر سکتا ہے اور پھر رنگین سطر میں پوری عبارت اور اس کا سلیس اردو ترجمہ دیکر اس کے مفہوم کو بھی واضح کر دیا ہے۔ اس ترکیب سے نہ صرف ترجمہ سیکھنا آسان ہو گیا ہے۔ بلکہ عربی زبان میں بھی لیاقت پیدا ہونا ممکن ہے

الفضل مجریہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۰ء کے خطبہ نمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس ترجمہ سے فائدہ اٹھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جماعت کو قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ مرکب فقرات کا ترجمہ کرنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیے۔ ۔ ۔ ۔ اگر عبارت کا ترجمہ کرنے کی عادت ڈالی جائیگی تو زبان نہیں آئیگی۔ مثلاً الحمدللہ رب العٰلمین کا ترجمہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اَلْ۔ حَمْدُ۔ لِلّٰہِ۔ رَبِّ۔ العٰلمین کا ترجمہ سیکھیں تو پھر مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں آجاتا ہے۔ ۔ ۔ اگر آٹھ دس رکوع کے الفاظ پڑھ لئے جائیں اور پھر اس کا ترجمہ پڑھ لیا جائے تو یہ عمل زیادہ بہتر ہوگا۔ بجائے اس کے کہ ہم عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے جائیں"۔

اس وقت جماعت حضور ایدہ اللہ کی تحریک ترجمہ قرآن پاک سیکھنے کی طرف کافی توجہ دے رہی ہے اور وقف عارضی کی تحریک بھی ترجمہ سکھانے کی تقویت کا موجب ہے ہمارے نزدیک واقف حضرات بھی ترجمہ پڑھانے میں ان پارہ جات سے بڑی مدد لے سکتے ہیں۔ مرتب ترجمہ کی محنت اور کاوش کی اصل اور حقیقی داد یہی ہے کہ ان کی اس محنت سے فائدہ اٹھایا جائے اور اس کی اشاعت عام کی جائے۔ ہدیہ ہر پارہ کرنا فلی پیپر ۲/- اور ہدیہ نیوز پیپر ۱/۸ مقرر ہے جو مرتب کے علاوہ الشرکۃ الاسلامیہ اور الفضل ٹریڈرز گولبازار ربوہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

اعلان گمشدگی رسید بک

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ملتان نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک ۱۹۷۵ جو رسید ۶۹ تک استعمال شدہ ہے گم ہو چکی ہے۔ باوجود کافی تلاش کے مل نہیں سکی۔ لہٰذا احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔ بلکہ اگر کسی دوست کو یہ رسید بک مل جائے تو وہ فوری طور پر نظارت بیت المال کو واپس بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ بندہ دو ہفتہ سے بخار میں مبتلا چلا آرہا ہے (شمیم گلشن ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے شمس البشیر کی ایک آنکھ میں ریت پڑ جانے سے اس کی آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہے (بشیر احمد مرزا معرفت نور پرنٹنگ ایجنسی چوک نسبت روڈ لاہور)

۳۔ خاکسار کچھ دنوں سے بخار کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ محمد انور حق لاہور

۴۔ خاکسار کو تین چار دن سے ڈاڑھ کی تکلیف کی وجہ سے منہ پر بہت زیادہ سوجن ہے۔ (ملک عبدالرحیم سکنہ محمود آباد)

۵۔ میرا لڑکا مقصود احمد کئی روز سے بخار میں مبتلا ہے (محمد رفیق لمبار دار ٹھ ماگٹ اونچے) احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

زنانہ امراض کی دوائیں

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا۔

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ مکمل کورس پندرہ روپے

اکسیر اولاد نرینہ

اولاد نرینہ کے لئے بفضلہ تعالےٰ کامیاب دوا

مکمل کورس پندرہ روپے

سپاری پاک

مشہور و معروف تریاق نسواں

قیمت مکمل کورس چار روپیہ

حب مروارید

مخصوص شکایات نسواں کی بہترین دوا

قیمت پانچ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۴

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ۔ جس کی حیرت انگیز صفات اور افادیت کے جلیل القدر اطبا رقائل ہیں۔ آنکھوں کی صحت اور تندرستی کیلئے بے نظیر تحفہ ہے

بچوں عورتوں مردوں سب کیلئے مفید ترین سرمہ ہے

اس کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے گھر رکھیے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

ــــ تیار کردہ ــــ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۰

ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا خریدنے کیلئے

احمد کلاتھ سٹورز

گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرامدہ بسوں میں

سفر کریں

منیجر

حمائل شریف

یعنی

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

شائع ہو چکا ہے

ملنے کا پتہ

اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرامدہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

وقت کی پابند۔ یونائیٹیڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17
سرگودھا تا لاہور	3-30	4-30	5-30	6-30	7-15	8-00	8-45	9-30	10-15	11-00	11-30	12-15 سہ پہر	1-00	2-30	3-15	4-15	5-30
لاہور تا سرگودھا	3-0	4-30	5-30	6-30	6-45	7-10	8-30	9-30	10-30	11-00	12-30 بعد دوپہر	2-00	2-10	3-30	4-10	5-30	6-30
سرگودہا تا گوجرانوالہ	4-45	9-15	3-00 بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودہا	4-15	9-30	2-45 بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹیڈ ٹرانسپورٹس کی آرامدہ بسوں میں سفر کیجئے

آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار و خوش اخلاق شاف کی خدمات حاصل ہیں

محمد علی ظفر برائے منیجر

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۴

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵/- روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸**

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور ممبر اوقاف بورڈ حکومت مغربی پاکستان تحریر فرماتے ہیں

"میں نے اپنے حلقہ اثر میں حسب ضرورت مند کو طبیہ عجائب گھر کی صاف ستھری لعدہ تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے معیار اور پایہ کا ہے۔ سرخ خون پیدا کرنے والی گولیاں ضعف جگر کمی خون حبس۔ اسہال بعد غذا کے لئے اکسیر ہیں قیمت پانچ روپے سونے کی گولیاں ایک ماہ سولہ روپے

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

سرمہ نور والوں کا نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ !
سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء۔ ڈاکٹر۔ وید سادھو اور بڑی بڑی ہستیوں کو گرویدہ اور لاکھوں کو حیرتناک مشتہر بنا رہا ہے جو امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی

کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مرجاتے ہوں اس کا استعمال ازحد مفید ہے مکمل کورس ۱۸/- روپے

ادویات ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ** ٹرنک بازار سیالکوٹ

تریاقِ سِل

سل کی بیماری میں مفید و مجرب نسخہ
مکمل کورس ایک ماہ دس روپے

تریاق کبیر

امرت دھارا سے بھی زیادہ فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ شفا کھانسی نزلہ۔ سردرد پیٹ درد۔ ہیضہ نیز بچھو کے کاٹنے پر لگانے اور کھانے سے فوری تسکین دیتا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۵۰ پیسے درمیانی ایک روپیہ بڑی شیشی ایک روپیہ ۵۰ پیسے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآن کریم پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے اس الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

زدجام

۳۳ سال ہو گئے ہیں جس طرح ہم تیار کرتے ہیں خاص کے لئے چوٹی کی دوا بنی ہے قیمت ۴۰ گولیاں ۱۲ روپے جوہر مقویات اعصاب کمزوری دردوں اور طاقت کی خامیوں کو دور کرنے والا اکسیر۔ قیمت ۳۰ گولیاں پانچ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ڈی آئی پرائمری سکول ربوہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض !
ککرے، موتیا، جالا، پھولا، کے لئے
مفید ہے نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۸

اکسیر نسواں جملہ نسوانی امراض دردوں و بانجھ پن کے لئے مجرب جو پہلے ہی کورس میں اپنا جادو اثر دکھا کر مریضہ کو سکون بخشتی ہے۔ فی شیشی ۲ روپے زکیہ استعمال ہمراہ۔ ہومیو پیتھ ڈاکٹر ایس اے مجاہد نزد نیشنل بنک حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر
الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہومیوپیتھی سے متعلق
ہر خدمت کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

شیزان

انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور کے شاندار تحفے

سارا منافع تعمیر محمود ایوانِ کے لئے وقف ہے

آم کا جوس ۵۰ پیسے فی بوتل
سیب کا جوس ۵۰ پیسے فی بوتل
انگور کا جوس ۵۰ پیسے فی بوتل
سنترہ جوس ۵۰ پیسے فی بوتل
آلو بخارا جوس ۵۰ پیسے فی بوتل
۳۵ پیسے فی بوتل
۳۰ پیسے فی بوتل

انصار اللہ
خدام الاحمدیہ
اطفال الاحمدیہ
لجنہ اماء اللہ
کے
مبارک اجتماعات پر
زبردست کھانے کے سٹالوں
میں دستیاب ہوگا۔

ثواب
صحت
لطف

سول ایجنٹس برائے:
مظفر اینڈ سنز منگل بازار گوجرانوالہ شیخوپورہ قصور

عماراتی لکڑی !

ہمارے ہاں عماراتی لکڑی دیار، کیل، پرتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے، ضرورت مند ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۶۱۸

ضروری تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۱۰ اکتوبر صفحہ ۱۰ پر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کا اشتہار "اکسیر نزلہ" شائع ہوا ہے جس میں دوائی کی قیمت ۲/- (دو) روپے کی بجائے ۲۶/- روپے شائع ہوگئی ہے جملہ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (منیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوائی تولہ ۲/- روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے۔ **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ**

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۱ر اکتوبر سے ۱۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۷ھ تک

۱۔ اس ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمدللہ۔

۲۔ مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کو خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی نیز فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ حضور کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی پرچہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۳۔ یہ خبر احباب جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے بھائی محترم سید محمد احمد صاحب کو پہلی بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی پوتی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی ہے۔

مورخہ ۱۲، ۱۳ر اکتوبر کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور صاحبزادی سیدہ امۃ المتین صاحبہ کو چوتھا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نواسہ اور حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دونوں بچوں کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

۴۔ مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر سے لے کر عشاء تک ربوہ کے انصاراللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں اہم تربیتی موضوعات پر بزرگان سلسلہ و علمائے کرام کی تقاریر ہوئیں۔ اجتماع ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

۵۔ مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو محترم جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی دوسری کل پاکستان اردو کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔ آپ اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے کراچی سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ کانفرنس میں جو دو روز تک جاری رہی۔ مغربی پاکستان کی تین یونیورسٹیوں اور متعدد تعلیمی اداروں اور ادبی تنظیموں کے ۸۴ خصوصی مندوبین نے شرکت کی۔ کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب کے علاوہ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے وائس چانسلر جناب ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی صاحب بھی کانفرنس میں شریک ہوئے اور آپ نے سائنسی تدریس کے مذاکرہ کی صدارت فرمائی۔

یونیورسٹی مندوبین میں میجر آفتاب حسن صاحب (کراچی یونیورسٹی)، پروفیسر سید وقار عظیم، ڈاکٹر سید نذیر احمد، اور ڈاکٹر محمد عبد العظیم (پنجاب یونیورسٹی) جیسے نامور اہل علم شامل تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج سرگودھا، گورنمنٹ کالج لائل پور، گورنمنٹ کالج جھنگ، گورنمنٹ کالج راولپنڈی اور یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور نے اپنے خصوصی مندوبین شرکت کے لئے بھجوائے۔ ان تعلیمی اداروں کے علاوہ انجمن ترقی اردو لائل پور، بزم ترقی ادب ملتان، اور بزم فکر و نظر گجرات کے مندوب بھی شریک ہوئے

اس کانفرنس کی افادیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی کانفرنس کے ایام میں ربوہ میں ہی قیام فرما رہے اور اکثر اجلاسوں میں بہ نفس نفیس شرکت فرماتے رہے اس دو روزہ کانفرنس میں، زبان، ادب، صحافت اور تدریس کے پچاس موضوعات پر نہایت اعلیٰ پایہ کے ۴۳ مقالے پڑھے گئے۔ اور باقی سات مقالے اشاعت کے لئے پیش کئے گئے۔ کانفرنس میں دو مذاکرے بھی منعقد ہوئے۔ ان میں سے ایک مذاکرہ اردو میں سائنسی تدریس کی مشکلات اور ان کا حل کے موضوع پر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی صاحب وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور نے فرمائی۔ دوسرے مذاکرہ کا موضوع "جدید اردو شاعری کے رجحانات" تھا۔ اس میں صدارت کے فرائض سید وقار عظیم صاحب صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی نے ادا کئے۔ کانفرنس کا ایک اجلاس محسنین اردو کے تذکرہ کے لئے وقف تھا۔ اس میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ علامہ نیاز فتح پوری اور مولانا صلاح الدین احمد کی خدمات اور کارناموں پر ٹھوس اور فکر انگیز مقالے پڑھے۔

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۴ر اکتوبر ۶۷ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت جناب میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کے نکاح کا ہمراہ مکرم سید حبیب اللہ صادق صاحب پسر محترم جناب سید صادق علی صاحب مرحوم حال لندن بعوض مہر دس ہزار روپے اعلان فرمایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ نکاح کے طرفین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے انصاراللہ کے لئے ضروری اعلان

امسال مجلس انصاراللہ کا بارہواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاءاللہ العزیز مورخہ ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ر اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جہاں باہر کے انصار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں گے وہاں ربوہ۔ احمدنگر۔ اور چنیوٹ کی مجالس کے انصار اللہ کے لئے لازمی ہے کہ وہ سب کے سب اس اجتماع میں شمولیت فرماویں۔ یہ اجتماع ہمارے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہے اس لئے ہمیں ضرور اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ وفات پاگئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ربوہ۔ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی کی دادی محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم میاں اللہ بخش صاحب مرحوم آف اٹھوال ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر سو سال سے اوپر تھی۔ ۱۱ر اکتوبر کو بعد نماز ظہر احاطہ بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیر ہدایت نماز جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ ۱۹۰۰ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ متقی دعاگو*

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸

* اور سلسلہ کے ساتھ محبت رکھنے والی تھیں۔ گزشتہ دو سال سے محلہ دارالنصر ربوہ میں اپنی بیٹی اہلیہ چوہدری اللہ رکھا صاحب بلی کے ہاں مقیم تھیں ضعیف اور کمزوری کے باوجود جمعہ میں شریک ہونے کے لئے تانگہ پر آجاتی تھیں۔ گزشتہ دنوں جب لجنہ اماءاللہ کی طرف سے لوائے احمدیت کی سلائی صحابیات سے کرائی گئی تو اس سعادت سے آپ کو بھی حصہ ملا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بہشت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو خاص مقام قرب سے نوازے، نیز پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین